© rasailojaraid.com

حضرت اسامہ بن زیدؓ

ہجرت سے سات سال قبل مکہ معظمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین قریش کے ہاتھوں ظلم وستم کا نشانہ بنتے رہے۔ تبلیغ کے میدان میں مسلسل آپ پر حزن وملال اور مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹتے رہے۔ اسی تلاطم خیز دور میں آپ کی حیات طیبہ میں خوشی کی ایک لہر دوڑتی ہے۔ کسی نے آپ کو خوشخبری سنائی کہ اُم ایمن کے گھر اللہ رب العزت نے بیٹا عطا کیا ہے۔ یہ خبر سن کر آپ کے روئے انور پر بے انتہا خوشی کے آثار دکھائی دینے لگے۔ جس کی ولادت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر خوشی ہوئی یہ نومولود اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی والدہ برکت نامی ایک حبشی عورت تھی۔ آپ کا والد محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی ولادت پر سبھی مسلمان اتنے خوش ہوئے کہ کبھی کسی کی ولادت پر اتنا خوش نہ ہوئے۔ کیونکہ اس کی وجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی تھی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو ﴿الحب وابن الحب﴾ کا لقب دے رکھا تھا۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ہم عمر تھے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ تو اپنے نانا کے مشابہ تھے اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اپنی حبشی والدہ کی طرح سیاہ رنگ اور چپٹے ناک والے تھے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں سے یکساں پیار کرتے تھے۔ کبھی کبھار آپ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو ایک ران پر بٹھا لیتے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دوسری ران پر پھر دونوں کو اپنے سینے سے لگا کر یہ دعا فرماتے:

﴿اللھم انی احبھما فاحبھما﴾

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے بہت پیار کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ دروازے کی دیوار سے لڑکھڑا کر گر پڑے اور زخمی ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اشارہ کیا کہ وہ خون صاف کر دیں۔ لیکن آپ مصروفیت کی وجہ سے توجہ نہ دے سکیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف آئے اور خود خون صاف کیا۔

جہاد فی سبیل اللہ کا بہت شوق تھا۔ غزوہ احد میں کم عمری کی وجہ سے اجازت نہ ملنے پر زار وقطار رونے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جہاد کرنے کا موقع نہ ملا۔ غزوہ خندق میں آپ اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ آئے اور پنجوں کے بل کھڑے ہوگئے تاکہ اجازت مل جائے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اجازت دے دی۔ اس وقت آپ کی عمر پندرہ (۱۵) سال تھی۔

غزوہ حنین میں بھی آپ نے شرکت کی اور ثابت قدم رہے۔ یہاں تک کہ شکست کو فتح میں تبدیل کر دیا۔

جب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں جہاد کیا، اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ (۱۸) سال تھی۔ آپ نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے باپ کو شہید ہوتے دیکھا تو آپ نے حوصلہ نہ ہارا، بلکہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لڑتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت جعفر بھی اللہ کو پیارے ہوگئے پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لڑے۔ آخر وہ بھی شہید ہوگئے۔ پھر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے جھنڈے تلے کفار سے لڑتے رہے۔ یہاں تک کہ لشکر اسلام کو روم کے پنجوں سے چھڑانے میں کامیاب ہوگئے۔

گیارہ (۱۱) ہجری کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رومیوں سے جنگ کرنے کے لیے لشکر اسلام کی تیاری کا حکم صادر فرمایا۔ اس لشکر میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم اور ان کے علاوہ جلیل القدر صحابہ موجود تھے اور اس لشکر کا امیر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا گیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے (اپنے دورِ خلافت میں) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے لیے اپنے بیٹے سے زیادہ وظیفہ مقرر کیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے فرمایا اے اباجان آپ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کے لیے چار ہزار اور میرے لیے تین ہزار درہم وظیفہ مقرر کیا ہے حالانکہ اس کے باپ کو وہ فضیلت حاصل نہ تھی، جو آپ کو حاصل ہے اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو وہ فضیلت حاصل نہیں جو مجھے ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ﴿ان اباہ کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابیک وکان ھو احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منک﴾

پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے اسی وظیفہ پر راضی ہوگئے جو ان کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بھی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو ملتے تو پکار اٹھتے ﴿مرحبا بامیری﴾ ''خوش آمدید میرا سردار آ گیا'' اور جب کوئی آپ کو ایسے دیکھتا تو تعجب کرتا تو فرماتے ﴿لقد امرہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم﴾ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو میرا امیر بنا کر بھیجا ہے۔''

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ عمدہ اخلاق اور اعلیٰ خصائل سے متصف تھے۔ اس کے علاوہ حد درجہ کے ذہین، بہادر، دانشمند، پاکدامن، نرم خو اور پرہیزگار تھے اور اوصاف حمیدہ کی بنا پر وہ لوگوں کی نگاہوں میں پسندیدہ شخصیت قرار دیئے گئے۔

اللہ رب العزت ان بڑی نفوس پر رحمت نازل فرمائے۔ (آمین)

© rasailojaraid.com